



## سوال

(243) فرض نماز کے بعد ماتھے پر ہاتھ رکھنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ فرض نماز سے سلام پھیرنے کے بعد فوراً لپٹے ہاتھ پر دایاں ہاتھ رکھتے ہیں یا اسے پکڑ لیتے ہیں اور کوئی دعا پڑھتے دہتے ہیں۔ کیا اس عمل کی کوئی دلیل قرآن و سنت میں موجود ہے۔ تحقیق کر کے جواب دیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔ (اسد اللہ خیر باڑہ، غازی ہزارہ)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سلام الطویل الدانتی عن زید العمی عن معاویہ بقرہ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت ہے: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قضی صلاتہ مسح بیدہ الیمنی ثم قال (( اشہدان لالہ اللہ اللہ الرحمن الرحیم اللهم اذهب عني الهم والحزن )):

رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز پوری کرتے (تو) اپنی پیشانی کو دائیں ہاتھ سے چھوتے پھر فرماتے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں ہے وی رحمن ورحیم ہے، اسے اللہ! غم اور مصیبت مجھ سے دور کر دے۔ (عمل الیوم واللیہ لابن السنی ح والفظلہ۔ الطبرانی فی الاوسط 3/243 دوسرا نسخہ: 2499 کتاب الدعاء للطبرانی 2/1092 ح 659 الامالی لابن سعمون: ح 121 نتائج الافکار لابن حجر 2/301، حلیۃ الالیاء لابن نعیم الاصبہانی 6/301-302)

اس روایت کی سند سخت ضعیف ہے سلام الطویل الدانتی: متروک ہے۔ (التقریب: 2702)

امام بخاری نے فرمایا: "ترکوه" (کتاب الضعفاء مع تحقیقی: تحفۃ الاقویاء ص 51 ت: 155)

حاکم نیشاپوری نے کہا: اس نے حمید الطویل، ابو عمرو بن العلاء اور ثور بن یزید سے موضوع احادیث بیان کی ہیں۔ (الدرغل الی الصحیح ص 144 ت: 73)

حافظ عیسیٰ نے کہا: "وقد اجمعا علی ضعف" اور اس کے ضعیف ہونے پر اجماع ہے۔ (مجمع الزوائد ج 1 ص 212)

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: "والحدیث ضعیف جدا بسببہ" اور (یہ) حدیث سلام الطویل کے سبب کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔ (نتائج الافکار 2/301)

اس سند کا دوسرا راوی زید العمی: ضعیف ہے۔ (تقریب التہذیب: 2131)



اسے جمہور (محدثین) نے ضعیف قرار دیا ہے۔ (مجمع الزوائد 10/110/260)

حافظ بیہقی لکھتے ہیں: "وبقیہ رجال احد اسنادی الطبرانی ثقافت ونی بعضهم خلاف" اور طبرانی کی دوسندوں میں سے ایک سند کے بقیہ راوی ثقہ ہیں اور ان میں سے بعض میں اختلاف ہے (مجمع الزوائد 10/110)

طبرانی والی دوسری سند تو کہیں نہیں ملی، غالباً حافظ ابن ابی شیبہ کا اشارہ البرازکی "حدیث الحارث ابن الخضر العطار شنا عثمان بن فرقد عن زید العمی عن معاویہ بن قرۃ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔۔۔ الخ والی سند کی طرف ہے۔ (دیکھئے کشف الاستار 4/22 ح 3100)

عرض ہے کہ الحارث بن الخضر العطار کے حالات کسی کتاب میں نہیں ملے۔ اور یہ عین ممکن ہے کہ اس نے عثمان بن فرقد اور زید العمی کے درمیان سلام الطویل الدرائی کے واسطے کو گرا دیا ہو۔ اگر نہ بھی گرایا ہو تو یہ سند اس کے مجہول ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔۔۔

دوسری روایت: کثیر بن سلیم عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے:

"کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قضی صلاتہ مسح جہتہ بيمينہ ثم یقول (( باسم اللہ الذی لا الہ غیرہ اللهم اذهب عني الهم والحزن ثلاثہ ))"

رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز پوری کرتے تو دائیں ہاتھ سے اپنی پیشانی کا مسح کر کے تین دفعہ فرماتے: اس اللہ کے نام کے ساتھ (شروع) جس کے علاوہ کوئی (برحق) الہ نہیں ہے۔ اے اللہ! میرے غم اور مصیبت کو دور کر دے۔

(الکامل لابن عدی 7/199 ترجمہ کثیر بن سلیم۔ والفظ لا الاوسط للطبرانی 4/126 ح 3202 و کتاب الدعاء للطبرانی 2/1095 ح 658۔ للامام الشجرى 1/249 وتاریخ بغداد 12/480 وتناجج الافکار 302، 301/2)

کثیر بن سلیم کے بارے میں امام بخاری فرماتے ہیں: "منکر الحدیث" (کتاب الضعفاء تحقیقی تحفۃ الاقویاء: 316)

جسے امام بخاری منکر الحدیث کہہ دیں۔ ان کے نزدیک اس راوی سے روایت حلال نہیں ہے۔ (دیکھئے لسان المیزان ج 1 ص 20)

کثیر بن سلیم کے بارے میں امام نسائی فرماتے ہیں: "متروک الحدیث" (کتاب الضعفاء والمترکین: 506)

متروک راوی کی روایت شواہد و متابعت میں بھی نہیں ہے۔ (دیکھئے اختصار علوم الحدیث للحافظ ابن کثیر (ص 38، النوع الثانی تعریفات اخری للحسن)

خلاصۃ التحقیق: یہ روایت اپنی تینوں سندوں کے ساتھ سخت ضعیف ہے۔

شیخ البانی نے بھی اسے "ضعیف جداً" سخت ضعیف قرار دیا ہے۔ (السلسلۃ الضعیفہ 2/114 ح 660)

تنبیہ: سیوطی نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ (الجامع الصغیر: 6741)

محمد ارشاد قاسمی دہلوی نے اسے بحوالہ الجامع الصغیر و مجمع الزوائد نقل کر کے "بسد ضعیف" لکھا ہے (یعنی اس کی سند ضعیف ہے) لیکن اس غالی دہلوی نے عربی عبارت (جس میں روایت مذکور پر جرح ہے) کا ترجمہ نہیں لکھا۔

دیکھئے "الدعاء السنون" (ص 212 پسند کردہ "مفتی" نظام الدین شامزئی دہلوی)



دہلوی ہندی و بریلوی حضرات سخت ضعیف و مردود روایات عوام کے سامنے پیش کر کے دھوکا دے رہے ہیں۔ کیا یہ لوگ اللہ کی پکڑ سے بے خوف ہیں؟

الغرض اس ساری بحث کا ما حاصل یہ ہے کہ نماز کے بعد، ہاتھ پر ہاتھ رکھ لہر دعا کرنے کا کوئی ثبوت نبی ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین و تابعین عظام رحمہم اللہ سے نہیں ہے۔ لہذا اس پر عمل سے مکمل اجتناب چاہیے۔ **وما علینا الا البلاغ** (19/ صفر 1426ھ) (الحديث)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ

**جلد 1 - کتاب الصلاة - صفحہ 471**

محدث فتویٰ